صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 19 ستمبر 2017ء بمطابق 27 ذی الحجہ 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُ ٱتَّقِ ٱللَّهَ أَخَذَتۡهُ ٱلۡعِزَّةُ بِٱلۡإِثۡمِ فَحَسۡبُهُۥ جَهَنَّمُ وَلَبِئۡسَ ٱلۡمِهَادُ O وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشۡرِى نَفۡسَهُ ٱبۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ رَءُوفُۢ بِٱلۡعِبَادِ O يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱدۡخُلُواْ فِى ٱلسِّلۡمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيۡطَـٰنِ إِنَّهُۥ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِينٌ۔

(ترجمہ): اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے خوف کر تو غرور اس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے۔ سو ایسے کو جہنم سزاوار ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اور کوئی شخص ایسا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور خدا بندوں پر بہت مہربان ہے۔ مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔ وآخِرُ الدَعوانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِی صَدۡرِیO وَيَسِّرۡ لِیٓ أَمۡرِیO وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِیO يَفۡقَهُواْ قَوۡلِی۔

اراکین کی رخصت

Madam Deputy Speaker: First of all the leave applications and the following are the names:

Alhaj Ibrar Hussain, Muhammad Sheeraz Khan, Wajih-u-Zaman, Muhammad Zahid Durrani, Mehmood Ahmad Bettani, Qurban Ali Khan, Mushtaq Ahmad Ghani, Jamshed Khan and Salih Muhammad Khan. Now I will announce the 'Panel Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority to form a Panel-----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Oh sorry, okay, I forgot, yeah, leave may be granted to the applicants; I didn't say that, so leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Okay, The leave is granted. Thank you very much.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Madam Deputy Speaker: 'Panel Chairmen': So in pursuance of rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Yaseen Khan Khalil;
2. Mr. Ziaullah Khan Bangash;
3. Mr. Faisal Zaman Khan; and
4. Mr. Sultan Muhammad Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Madam Deputy Speaker: Item No. 04, 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I

hereby constitute a ‘Committee on Petitions’, comprising the following Members under the chairpersonship of Dr. Mehr Taj Roghani, honourable Deputy Speaker.

1. Mr. Ziaullah Bangash;
2. Mr. Faisal Zaman Khan;
3. Mr. Bakht Baidar Khan;
4. Mr. Abdul Karim Khan;
5. Mr. Muhammad Ali; and
6. Arbab Waseem Hayat.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: I am coming to point of order. Just let me finish this.

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا کنٹرول آف نارکاٹکس سبسٹانسز مجریہ 2017)

Madam Deputy Speaker: Item No. 09, Minister for Law, honourable Minister for Excise and, sorry, Minister for law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances, Bill, 2017, in the House, please.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances Bill, 2017 in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: I am coming to that. Item No. 10----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: I am coming to you.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فاؤنڈیشن مجریہ 2017)

Madam Deputy Speaker: Honourable Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Elementary and Secondary Education Foundation (Amendment) Bill, 2017.

Minister for Law: Madam Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Elementary and Secondary Education Foundation (Amendment) Bill, 2017, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced. Okay, now, Munawar Khan Sahib.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر۔ میڈم! باہر سارے ٹیچرز آئے ہوئے ہیں، روڈ بلاک ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے جی، ابھی بات کریں۔ اوکے جی، منور خان صاحب، منور خان صاحب! مائیک آن کرہ، آن کردیں پلیز، مائیک آن کردیں، جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو میڈم! آج میرے خیال میں آپ کے نالج میں بھی یہ ہو گا کہ باہر سڑکوں پہ جو احتجاج ہو رہا ہے اور احتجاج کون کر رہے ہیں میڈم؟ ایجوکیشن والے پروفیسرز، ٹیچرز یہ سڑکوں پہ آئے ہوئے ہیں اور ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ یہ موجودہ حکومت جن کی Priority یہ تھی کہ ہم ایجوکیشن کو عام کریں گے لیکن اگر آپ لوگوں کی یہ پالیسی ہے کہ وہ اساتذہ، لیکچررز، پروفیسرز، پی ایچ ڈی لوگ سڑکوں پہ آئیں تو ہماری سمجھ میں کم از کم یہ بات نہیں آرہی کہ یہ ایجوکیشن کی Priority آپ لوگوں کی کیا ہے؟ یہ لوگ آج روڈوں پہ کھڑے ہیں سارے پراونس سے، یہ صرف نہیں ہے کہ یہ احتجاج صرف پشاور ڈسٹرکٹ کے لوگ ہیں، یہ سارے صوبے کے لوگ یہاں پہ آج جمع ہوئے ہیں اور احتجاج کر رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ ظلم بند کرواو اور آج ہم اسمبلی کے فلور پہ بھی یہی کہتے ہیں اور سارے اپوزیشن والوں کی بھی یہی آواز ہے کہ ان کے ساتھ ظلم نہ کرو، ان کے ساتھ بیٹھ کر جو ان کی پالیسی ہے یا جو ان کی ڈیمانڈ ہے وہ اس ڈیمانڈ کو پورا کیا جائے۔ اگر آپ لوگ یہاں پہ میرے خیال میں ایجوکیشن جو گورنمنٹ کے لوگ ہیں، مجھے تو کم از کم ایجوکیشن کا منسٹر بھی نظر نہیں آرہا اور ان کو یہ پتہ ہی نہیں ہے میرے خیال میں کہ باہر سڑکوں پہ کیا ہو رہا ہے تو میڈم! یہاں پہ بھی میں نے احتجاج کرنا ہے کہ اگر آپ لوگ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے تو کم از کم ہم بھی اس اسمبلی میں یہاں پہ بیٹھنا نہیں چاہتے اور ہم اس اسمبلی کو بھی، ہم اس وقت اس طریقے سے، ہم نہیں چلائیں گے جس طریقے سے آپ لوگوں کا خیال ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم سپیکر۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب! آپ سے پہلے ہاتھ، نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب نے آپ سے پہلے ہاتھ، نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی شکریہ، سپیکر صاحبہ! منور خان صاحب نے ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ دلائی ہے سپیکر صاحبہ! صبح سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ صوبہ بھر کے تمام لیکچرار، پروفیسرز صاحبان باہر روڈ کے اوپر سر آپا احتجاج ہیں اور اسی طریقے سے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری کے اساتذہ بھی سر آپا احتجاج ہیں، سپیکر صاحبہ! موجودہ حکومت کی پالیسی تعلیم کو عام کرنے اور تعلیم کیلئے اچھی پالیسیاں بنا کر تعلیمی ایمر جنسی کے نفاذ کا انہوں نے وعدہ کیا تھا، اعلان کیا تھا اور آج جو پروفیسر صاحبان یہاں روڈوں کے اوپر کھڑے ہیں، اگر ان کی بات سنی جاتی، ان کے ساتھ مذاکرات کئے جاتے اور حکومت انہیں ان کے مسائل حل کرنے کی یقین دہانی کراتی تو وہ کم از کم آج کالجز میں ہوتے، سکولوں میں ہوتے، بچوں کو وہاں پہ پڑھاتے اور یہاں پہ سر آپا احتجاج ان کا بننا یہ بہت معنی خیز ہے پورے صوبے کی اس اسمبلی کیلئے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت فوری طور پر پروفیسر صاحبان کے مسائل سنے اور ٹیچر صاحبان کے مسائل کو حل کرے سپیکر صاحبہ! جو ایکٹ لایا جا رہا ہے، وہ تو اس طرح لگ رہا ہے جیسے ان لوگوں کے ساتھ ایک کالا قانون حکومت ان کے اوپر نافذ کرنا چاہتی ہے جس کی ہم پر زور الفاظ میں مذمت بھی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کا بھی اعلان کرتے ہیں۔ اگر ان کے مسائل حل نہ کئے گئے تو ہم ان کے ساتھ کھڑے ہونگے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، یو منٹ، Let me explain-----

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم!-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: I am coming to تہولو لہ ټائم ورکوم، Actually Fazal Elahi came to my chamber and he said چې خلق بهر دی، چغې وهی And he said he has been with them, as a matter of fact عاطف صاحب هغه له دغه اوکړو چې ته ورشه او ډسکشن اوکړه خو Anyway, I will give time بابک صاحب! بی بی تاسو نه مخکښې ده بیا تاسو ته بابک، تاسو نه مخکښې، بابک صاحب مخکښې لاس اوچت کړے وو جی۔

رسمی کارروائی

جناب سردار حسین: شکریہ میڈم سپیکر! میں تو اسی نکتے سے پہلے قومی وطن پارٹی کے جو ہمارے ساتھی ہیں، چونکہ آج اپوزیشن لیڈر صاحب نہیں ہیں (تالیاں) تو میں اپوزیشن میں ویلکم کرتا ہوں اور ظاہر

ہے یہ ایک جمہوری معاشرہ ہے اور یہاں پہ سیاسی جماعتیں کبھی حکومت میں اور کبھی اپوزیشن کا حصہ رہتی ہیں تو میں بڑے فراخدلی سے ان کو ویلکم بھی کرتا ہوں اور میں امید بھی رکھتا ہوں کہ ان شاءاللہ سکندر خان، انیسہ بی بی جو ہمارے سینیئر پارلیمنٹیرینز ہیں، ان کی رہنمائی ان کا تعاون ان شاءاللہ ایک مشترکہ طور پہ اسی اسمبلی میں جو ہم سمجھتے ہیں کہ ایک مؤثر اپوزیشن کی ضرورت ہے اور میں ان شاءاللہ یہ سمجھتا ہوں کہ قومی وطن پارٹی کا اپوزیشن میں آنے سے ان شاءاللہ، ان شاءاللہ ایک مؤثر اپوزیشن بن جائے گی۔ میڈم سپیکر! جس طرح بتایا گیا، آج باہر کالجز کے جو ہمارے پروفیسرز ہیں جو لیکچررز ہیں، وہ احتجاج پہ ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ صوبے کے لاکھوں جو ہمارے سکولز کے اساتذہ ہیں، وہ بھی ڈیڈ لائن دے رہے ہیں اور ظاہر ہے آج جو مظاہرہ باہر ہو رہا ہے احتجاجی، ان لوگوں کا تو ایک مؤقف ہے کہ کالجز میں حکومت ایک ایسے اقدامات کر رہی ہے کہ جو کالجز کیلئے جو ایجوکیشن کیلئے موزوں نہیں ہیں۔ اس بات پہ تو خیر بات ہوسکتی ہے کہ حکومت کا راستہ ہے کہ جو ہمارے Educated flora جو باہر احتجاج پہ ہے، ان کا جو مؤقف ہے وہ صحیح ہے لیکن ایک اندازہ کرنا مشکل نہیں ہے کہ ابتداء سے لیکر آج تک یعنی پچھلے چار سالوں میں یہ جو حکومت ہے یہ Solo flight پہ یقین رکھتی ہے، یہاں پہ آئندہ دنوں میں سکولز کے حوالے سے جو ایکٹ اسمبلی میں آئے گا، ہم حیران ہیں کہ ایک ڈرافٹ تیار ہو گیا ہے، ایک ڈرافٹ جو ہے وہ صوبائی کابینہ سے منظور ہوا ہے اور اس کو Secret رکھا جا رہا ہے، اسی ڈرافٹ کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے نہیں لایا جا رہا، اسی ڈرافٹ کو جو ہمارے سٹیک ہولڈرز ہیں، اساتذہ ان کے سامنے نہیں لایا جا رہا، اسی قانون کے ڈرافٹ کو میڈیا کے سامنے نہیں لایا جا رہا، اسی ڈرافٹ کو سول سوسائٹی کے سامنے نہیں لایا جا رہا، تو ہم حیران ہیں کہ یہ حکومت یہ قانون کس کیلئے بنا رہی ہے اور ان کے مقاصد کیا ہیں؟ اس حکومت کو سوچنا چاہیئے، یہ تو ابھی اس کے آخری ایام ہیں، ابھی تو ان کا دور دنوں کے حوالے سے میرے خیال میں باقی رہ گیا ہے، تو یہ کرنا کیا چاہ رہے ہیں؟ ایجوکیشن میں ذرا یہ تو پتہ چلے اسمبلی میں یہ ان چیزوں پر ڈسکشن لانا نہیں چاہ رہے ہیں، کر نہیں رہے ہیں؟ لاسٹ ٹائم جو ان لوگوں نے پرائیویٹ ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ ریگولیرٹی جو بل تھا، ایجنڈے پہ نہیں تھا، یہاں پہ بریک ہوا اور بریک میں آکے وہ جو ہمارا بل تھا وہ ایجنڈے پہ آیا، تو میرے خیال میں یہ جو غیر ذمہ داری کا مظاہرہ ہو رہا ہے، یہ جو غیر سنجیدگی کا مظاہرہ ہو رہا ہے، اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہیں۔ ایک استاد کو آپ سول سروس

ایکٹ سے نکال رہے ہیں، ان کی جاب سیکورٹی کدھر ہے؟ ہم ایک طرف تو یہ کہہ رہے ہیں کہ جو استاد ہے، وہ معاشرے کا ایک معتبر نام ہے ہم ایک طرف سے یہ دعوے کر رہے ہیں کہ جو ایک استاد ہے، وہ معاشرے کا محترم نام ہے اور حالت ان کی یہی ہے، نئی قانون سازی کے ڈرافٹ کے مطابق جو لوگوں نے جا کے Secret document کو اٹھایا اور سوشل میڈیا پہ دے دیا، اسی ڈرافٹ میں یہی ہے کہ جب بھی حکومت چاہے اسی استاد کو نکال سکتی ہے، Probation period پہ آپ استاد کو بھرتی کروگے، میں چیلنج کرتا ہوں اسی حکومت کو جو عوامی نیشنل پارٹی کے دور حکومت میں ہم نے دیا، میں منسٹر تھا، میں چیلنج کرتا ہوں سامنے والی حکومت کو کہ وہ جو سروس سٹرکچر تھا، آئے اور اسمبلی میں میرے ساتھ اس پہ بات کرے، اس میں اگر کمزوریاں ہیں تو میں تیار ہوں اور ظاہر ہے اصلاح کی گنجائش ہر وقت رہتی ہے لیکن یہ کیا بات ہوئی؟ ایم ٹی آئی ایک لاکھ لوگ آپ ہسپتالوں میں لے آئے، اب جا کے ہسپتالوں کی تو حالت دیکھیں، ڈینگی کے مرض کا آپ لوگوں کے پاس کوئی علاج ہی نہیں ہے، تہکال کے لوگ تنگ آ کے چار مہینے احتجاجیں کر کر کے مجبوراً ان لوگوں نے پنجاب کی حکومت کو اپیل کی، پنجاب حکومت سے ٹیمیں آئیں، ہوا پھر کیا؟ ڈپٹی کمشنر پشاور پھر لوگوں کو پریشرائز کر رہا ہے کہ یہ جو پنجاب سے ٹیمیں آئی ہیں، ان کو اپنے حجروں میں جگہ نہ دیں، میں تو کہتا ہوں کہ شرم آنی چاہیئے اس حکومت کو، افسوس کی بات ہے کہ جو قابل علاج مرض، قابل علاج مرض ہسپتالوں میں نو نو پندرہ پندرہ دن مریض رہ کے فوت ہو گئے ہیں، غیر معیاری دوائیاں ہیں، حکومت اپنی طرف سے فوکس نہیں کر سکتی ہے، توجہ نہیں دے رہی ہے۔ میڈم سپیکر! میں گزارش کروں گا آج نہ ہائر ایجوکیشن کے منسٹر یہاں پر موجود ہیں اور نہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے منسٹر یہاں پر موجود ہیں اور آج دیکھا جائے تعلیمی ایمرجنسی ہے، ایجوکیشن کی ایک امنڈمنٹ یہاں ایجنڈا پر پڑی ہے اور باہر لوگ احتجاجوں پر ہیں تو ایک منسٹر نہیں ہے یہاں پہ، اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ یہ غیر سنجیدہ حکومت جو پچھلے چار سال ان لوگوں نے اسی صوبے کے عوام کے جذبات کے ساتھ کھیل کر صوبے کو نہ صرف مالی طور پر دیوالیہ بنا دیا بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تاریخ میں اسی حکومت میں ایک بدترین بدانتظامی کا یہ صوبہ جو ہے، ہم سامنا کر رہے ہیں، لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ جو نیا بل آ رہا ہے، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں یا جو ہائیر ایجوکیشن میں جو اصلاحات یہ لوگ لائے ہیں یا جو لا رہے ہیں جس کی وجہ

سے آج اسمبلی گیٹ کے سامنے سینکڑوں اساتذہ جو ہمارے کالجز کے ہیں وہ احتجاج پہ ہیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اسی حکومت کی ایک کمیٹی بنے، ان کے ساتھ بیٹھے اور آنے والا جو بل ہے وہ کم از کم اسمبلی فلور پر لایا جائے، سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے آجائے، اس کو اوپن کیا جائے اور اس صوبے کے عوام کو بتایا جائے کہ حکومت کرنا کیا چاہ رہی ہے، کونسے اصلاحات لانا چاہ رہی ہے؟ یعنی یکدم سے چیزوں کو اس طرح میرے خیال میں وہ بلڈوز کرنا اور اس طرح سارے سسٹم کو ڈی ریل کرنا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے میرے خیال میں یہ صوبے کے مفاد میں نہیں ہے، لہٰذا حکومت کو سوچنا چاہیئے، سوچ سمجھ کے مشاورت کے بعد ڈسکشن کے بعد سٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لینے کے بعد اقدامات اٹھانے چاہئیں تو پھر میرے خیال میں اس میں صوبے کی بہتری ہو گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: تھینک یو میڈم سپیکر صاحبہ۔ زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہوں گی کیونکہ میرے Colleagues نے، نلوٹھا صاحب نے، بابک صاحب نے اور منور خان صاحب نے جو باتیں کی ہیں اور یہی بات میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہاں پہ جو قوم کے معمار آج سڑکوں پہ کھڑے ہیں، جو بچوں کو سبق دیتے ہیں جو کہ بچوں کو تدریس اور اساتذہ کا ایک بہت بڑا مقام ہے، آج مجبوراً سڑکوں پہ کھڑے ہیں اور سڑکوں پہ وہ شور مچا رہے ہیں اور اپنے حق کیلئے جب ایک استاد، جب وہ اپنا حق مانگنا شروع کر دیں گورنمنٹ سے تو میرا خیال ہے کہ یہ گورنمنٹ کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اسی طرح جو آج ہزاروں کی تعداد میں باہر کھڑے ہیں، ان سے میں نے اور منور خان صاحب نے یہی بات کی ہے کہ دیکھیں یہاں پہ زندگی کا کارواں چلتا رہے گا، یہاں پہ یہ بل بھی آتے رہیں گے، یہاں پہ یہ تمام ایجوکیشن سسٹم بھی چلتا رہے گا لیکن آج جب قوم کا معمار باہر کھڑا ہو گیا ہے تو میں نے ان کو یقین دہانی کروائی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی، جے یو آئی (ف)، پاکستان مسلم لیگ (ن)، نیشنل پارٹی اور اس کے علاوہ شیر پاؤ خان کی جو پارٹی ہے، قومی وطن پارٹی جو ہے، وہ بھرپور ان تمام ہزاروں لوگوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم اس اسمبلی کو میڈم سپیکر صاحبہ! آپ کے توسط سے ہم گورنمنٹ کو اور تمام یہاں پہ جو سٹیک ہولڈرز بیٹھے ہوئے ہیں جو کہ ایجوکیشن منسٹر ہیں جو کہ ہیلتھ منسٹر ہیں، آج ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے، ڈینگی کا مسئلہ جو میرے بھائی

نے بیان کیا، آج جب ڈینگی پھیل رہا ہے اور میرے ایک عزیز بہت اچھے Colleague، جب ان سے میری بات ہوتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ جی آپ نے ہمیں سیکورٹی کیوں نہیں دی؟ تو وہ کہتے ہیں سیکیورٹی اسلئے نہیں دی کہ ڈینگی کا مسئلہ چل رہا ہے اور ہمارے لوگ جو ہیں، یعنی پولیس ان کے ساتھ کھڑی ہے تو ہم آپ کے جلسوں کو سیکورٹی نہیں دے سکتے ہیں، ایک پوائنٹ تو یہ ہو گیا۔ دوسرا سات ہزار نرسیں ابھی روڈوں پہ آنے والی ہیں، جن کیلئے اٹھارہ مہینے پہلے بابک صاحب، میں اور اس کے علاوہ ظاہر علی شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب، ہم لوگ باقاعدہ یونیورسٹی میں گئے تھے، یہ میڈیکل کالجز میں گئے تھے جہاں پہ نرسوں کو ہاسٹل سے باہر نکال دیا گیا تھا بغیر کسی وجہ کے، ان کو لاک اپ میں بند کر دیا گیا تھا اور اس میں جو ہمارے ہیلتھ سیکرٹری ہیں، انہوں نے باقاعدہ یہ اعلان کیا تھا کہ ہم ان کیلئے باقاعدہ ایک سروس ایکٹ بنائیں گے، اٹھارہ مہینے گزر چکے ہیں ان کے سروس ایکٹ کا پتہ نہیں ہے۔ اسی طرح ایجوکیشن میں آج جو ایمرجنسی ہے، ایجوکیشن میں یہ حال چل رہا ہے، میڈم سپیکر صاحبہ! یہ پختون قوم کے ساتھ زیادتی ہے، آپ چاہتے ہیں، آپ کے سرمایہ دار جو بیٹھے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ پختون کو ترقی نہ ملے، پختون وہ تعلیم حاصل نہ کرے کیونکہ اگر سرکاری سکولوں میں دو سو روپے فیس ہے تو جب یہ پرائیوٹائز ہو جائے گا تو پھر ہر بچہ جو ہے وہ سمسٹر کا کتنے کتنے ہزار، ساٹھ ساٹھ ہزار، ستر ستر ہزار روپے دے گا۔ میڈم سپیکر صاحبہ! خدا کیلئے ذرا غور کریں اور خدا کیلئے اس خیبر پختونخوا کے صوبے، کے پی کے جو آپ کو ملا ہوا ہے، اس پہ ذرا رحم کریں، تاکہ یہ بچے ہمارے جو پختون ہیں جن کا سر پہلے بھی یہاں پہ دہشت گردی میں طالبان ظالمان نے کاٹا ہے، آج ہمارے بچے اگر تعلیمی لحاظ سے آگے نہیں بڑھیں گے میڈم سپیکر صاحبہ! اور آپ ان کو ایجوکیشن نہیں دیں گے، آپ تمام چیزیں جب پرائیوٹائز کر دیں گے، آپ نے ہسپتالوں کا حال دیکھ لیا، وہاں پہ میڈم کوئی نہیں جانے دیتا صرف اسلئے کہ ان کا سارا کچا چٹھا وہ باہر آجائے گا۔ میڈم سپیکر صاحبہ! آپ ایک عورت ہیں، آپ کو یہ محسوس ہونا چاہیئے Above the party کہ خدا کیلئے ایجوکیشن، آپ ڈاکٹر ہیں، آپ کو مریضوں کا بھی خیال ہونا چاہیئے کہ آپ یہ سوچ لیں کہ آپ کے ہسپتالوں میں کیا حال ہے؟ لوگ پہلے تو چوہوں کے پیچھے پھرتے تھے، آج ایک اخبار میں میں نے خبر پڑھی ہے کہ شاپر سمیت، مچھروں سمیت ایک بندہ پکڑا گیا تو اس کو جب سیکورٹی والوں نے حوالے کیا تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیوں؟ تو پہلے حکومت نے یہ بات کی کہ یہ جی

ڈینگی مچھر یہاں پر بیچ رہا ہے اور پھر اس کے بعد جب اس بندے سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ نہیں، یہاں پہ پہلے چوہوں کو پکڑنے کیلئے پیسے دیتے تھے، اب مچھروں کو پکڑنے کیلئے پیسے دیں گے تو میں یہاں پر مچھر پکڑنے کیلئے آیا ہوں، تو میڈم سپیکر صاحبہ! یہ کیا ہو رہا ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آرہی ہے لیکن اگر یہی حال رہا تو ہم اسمبلی کو کسی طور پر چلنے نہیں دیں گے، کیونکہ تمام اپوزیشن Unite ہے، میڈم سپیکر صاحبہ! تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: One by one please، راجہ صاحب نے پہلے ہاتھ اٹھایا، جو پہلے ہاتھ اٹھاتا ہے اس کا پہلے آئے گا، راجہ صاحب۔ پریبردہ چپ Let him talk and then all of you, I will give you No.two three four of you.

راجہ فیصل زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آنریبل سپیکر میڈم! پہلے تو میڈم اس چیئر کا احترام ہونا چاہیئے اور خصوصی طور پہ آپ جب اس چیئر پہ بیٹھتی ہیں تو آپ کو نوٹس لینا چاہیئے، کون کونسے منسٹرز نہیں آئے؟ آپ کو ادھر سے اعلان کرنا چاہیئے جو لوگ نہیں آئے، وہ ان کی Presence سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اب آپ کے پاس میڈم کوئی ایسا بندہ بھی نہیں ہے کہ وہ جاکے ان کو باہر مطمئن کرے، ہمیں تو اندر کون مطمئن کرے گا؟ ہمیں اندر مطمئن کرنے والا کوئی نہیں ہے، باہر والا کون کرے گا؟ میڈم! کم از کم اس اسمبلی کیلئے آپ اتنا بڑا اجلاس بلاتی ہیں تو اس کیلئے کم از کم ادھر کا ڈیکورم پورا ہونا بڑا ضروری ہے، منسٹرز اگر اس چیز کو Lightly لیں گے، دیکھیں جب عوام باہر نکلتے ہیں، ہم چاہتے ہیں آپ کے مسائل کم ہوں، اسی لئے ہم ان کی آواز میں آواز ملا رہے ہیں، اسلئے کہ آپ کے مسائل کم ہوں۔ میڈم! اگر ادھر آ کے کوئی نہیں بیٹھے گا تو ان لوگوں کو تو کوئی جواب نہیں دے سکتا، اسلئے میڈم! آپ کی چیئر کا احترام کرنا چاہیئے، جو بندہ ادھر نہیں آتا وہ آپ کی چیئر کا احترام نہیں کرتا، میں آپ کو یہ بات بتاؤں، لوگوں کو تو باہر چھوڑیں، وہ ہمارے بھائی ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن ان کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے، آگے بھی ہو گا، ہوتا رہے گا، انہوں نے جو کچھ کیا تو ان کا ازالہ ہو گا نا، ان کے ساتھ جو کچھ انہوں نے 2013 میں کیا ہے ان کو ان کا پھل ملے گا لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ جو منسٹر حضرات ہیں، ان کو میڈم! آپ سختی سے کہیں کہ اس چیئر کا پہلے احترام ہو اور بعد میں ہم جو ادھر بیٹھے ہیں، ہمارا کوئی خیال کرلے۔ یہاں کوئی سیریس نہیں ہے میڈم! ہر بندے نے اپنا اپنا ایک سسٹم بنایا ہوا ہے اور اسمیں وہ کام کر رہا ہے اور کوئی Equation بھی نہیں نظر آتی، سب ہمارے بھائی ہیں اور ہم سب ان کی عزت کرتے ہیں لیکن انہیں اس اسمبلی کی بھی عزت کرنی چاہیئے

اور ہمارے جو بھائی باہر احتجاج کر رہے ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں اور ہم ان کو پورا سپورٹ کرتے ہیں، جس طرح میری بہن نے کہا ہم سب ایک ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمود خان پلیز، محمود خان! آپ چیئر پہ بیٹھیں، اوکے، انیسہ بی بی Then I will go to the treasury benches after Anisa, Fazal Elahi, Inayat and Shaukat.

Ms. Anisa Zeb Tahir kheli: Thank you, Madam Speaker, thank you very much. Let me first of all-----

Madam Deputy Speaker: Anisa Bibi!

Ms. Anisa Zeb Tahir kheli: Thank you, Opposition Leader, specially Mr. Babak , who has acknowledged the-----

(Interruption)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میں دے رہی ہوں نا، After the Qaumi Watan Party sitting on the opposition benches, I think it's a great relief for us. ہمارے لئے بھی بہت ہی خوشی کی بات ہے کیونکہ گورنمنٹ جو بھی ہو، جو اپوزیشن سے آپ Representation کر سکتے ہیں اور آواز اٹھا سکتے ہیں، وہ شاید گورنمنٹ سے عوام آج کل کے خاص حالات میں وہ اس طرح ممکن نہیں ہیں، Although کہ تھوڑا ٹائم ہے لیکن ان شاءاللہ قومی وطن پارٹی اپنے بھرپور طریقے سے عوام کے جو مسائل کو صحیح اور Realistic ground پہ اٹھائے گی، لیکن Opposition will not be for the sake of opposition It is for the betterment of the system. میڈم! ابھی جو خاص پوائنٹ ہے، Although ہمارے سامنے ابھی ایجنڈا میں نہیں آیا وہ بل، جس کے اوپر آج بہت بڑا احتجاج ہے لیکن ہمیں یہ Acknowledge کرنا ہوگا، ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ کیوں اس بات کی نوبت آئی کہ اس وقت عوام یا جو خاص طور پر ہمارے لئے اس معاشرے کا سب سے اہم جز ہیں اساتذہ سکولوں کے، کالجز کے اور پورے صوبہ بھر سے وہ یہاں پہ باہر اپنے مکتب اور مدرسے اور کالجز اور سکولز چھوڑ کے ان کو سڑکوں پہ آنا پڑا، اس حد تک یہ نوبت جانے کیوں دی گئی؟ ابھی وہ قانون جب آئے گا وہ قانون سازی اسی ہاؤس نے کرنی ہے، اس وقت ہم اس کے اوپر ڈیبیٹ کریں گے کہ اس کے اندر کیا سقم ہے؟ لیکن یہ میں سمجھتی ہوں کہ جو وزارت ہے تعلیم کی، یہ اس کا کام ہے، آج ان کو چاہیئے تھا وہ سٹارٹ لے اس بات کا، وہ آ کے بجائے دفتروں میں بیٹھ کے روزانہ میٹنگز

کرنے کے، وہ باہر آئیں اور لوگوں کے ساتھ اپنا رابطہ کرے اور یہ جو بل ہے، ان شاء اللہ اس ہاؤس سے ہم بلڈوز نہیں ہونے دیں گے۔ یہ بات تو طے ہے اور اپوزیشن بیٹھ کے اس بات پہ ایک ایک نکتے کے اوپر کہ یہ کس مقصد کیلئے آرہا ہے؟ لیکن وہ جب تب آئے گا، آج میں سمجھتی ہوں کہ جو بھی مسئلہ ہے چونکہ اساتذہ باہر روڈ پہ ہیں، یہ ہم پہ لازم ہے کہ ہم اس ہاؤس سے ان کی خاطر ٹوکن واک آؤٹ کریں، ان کے ساتھ، Solidarity announce کرنے کیلئے، (تالیاں) اور اس وقت اپوزیشن کم از کم جا رہی ہے، میں اپنے ٹریژری بنچز کو بھی کہوں گی کہ ان کے ساتھ Solidarity کیلئے ہاؤس سے اس وقت ٹوکن واک آؤٹ کریں۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فضل الٰہی! Never mind آپ بولیں کیونکہ ریکارڈ پہ آجائے۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): مجھے بات کرنے دیں میڈم۔ تھینک یو میڈم سپیکر!

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فضل الٰہی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: میڈم! جو مسئلہ ایوان میں انہوں نے پیش کیا ہے، میں آپ کو اس کی پوزیشن بتانا چاہوں گا۔ اگر اپوزیشن کے بھائیوں میں ہمت ہے اور وہ ذرا سن لیں میری بات کو کہ بات کیا ہے، حقیقت کیا ہے میڈم؟ میڈم سپیکر! اگر ان میں ہمت ہے بات سننے کی تو یہ بات سن لیں، اگر ان میں ہمت ہے تو یہ بات سن لیں، میڈم سپیکر! ان میں ہمت ہے تو یہ بات سن لیں، میں کیا ہوں؟ وہاں سے میں ابھی آیا ہوں، ان کے ساتھ میں نے مذاکرات کئے ہیں اور میں آپ کو بتا دوں کہ کل مشتاق غنی صاحب نے تین گھنٹے انتظار کیا، وہ لوگ نہیں آئے، میڈم! آج میں گیا ہوں، میں نے ان کو کہا کہ آپ کی ایکشن کمیٹی ہے، وہ کمیٹی میرے ساتھ بٹھائی جائے کہ یہ میرے ساتھ بیٹھیں اور آپ اپنی جو بات ہے مجھے بتائیں، میں ذمہ دار ہوں، آپ کے جو مسائل ہیں، میں سننے کیلئے اور حل کرنے کیلئے تیار ہوں لیکن انہوں نے کوئی مسائل میرے سامنے پیش نہیں کئے۔ میں نے ایک گھنٹہ پورا ان کا انتظار کیا، مجھے لگ رہا ہے کہ یہ جو قوم کے آج معمار ہیں، یہ کسی کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ جیسے اپوزیشن لیڈر، ان کے اپوزیشن کے جتنے بھی

ارکان ہیں اور ان کی زبان سے میں نے بات سنی کہ پیپلز پارٹی، اے این پی، مسلم لیگ اور یہ سارے میرا خیال ہے کہ یہ مل کے ان کو ورغلایا ہے انہوں نے، اسلئے ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے، نہ ان کے خلاف کوئی بل پیش ہوا ہے اور یہ صرف پوائنٹ سکورنگ کی بات کر رہے ہیں یہاں پر اور یہاں پر کچھ بھی نہیں ہے، یہ صرف اور صرف پوائنٹ سکورنگ کی بات کر رہے ہیں۔ میڈم! کچھ بھی نہیں ہے اور ہم تیار ہیں اور میں گارنٹی دیتا ہوں کہ آ جائیں، مشتاق غنی صاحب بھی بیٹھنے کیلئے تیار ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھنے کیلئے تیار ہیں لیکن صرف اور صرف یہ لوگ پوائنٹ سکورنگ کیلئے لگے ہوئے ہیں کیونکہ الیکشن کا سال ہے تو میرا خیال ہے کہ ان کو پتہ لگنا چاہیئے کہ ان کے دور حکومت میں ہاسپٹلز کا کیا حال تھا، وہاں پہ دو روپے کا سرنج بھی نہیں ملتا تھا، آج بی ایچ یوز میڈیسن سے بھرے ہوئے ہیں، آر ایچ سیز میڈیسن سے بھرے ہوئے ہیں، جو تحصیل ہاسپٹلز ہیں، وہ میڈیسن سے بھرے ہوئے ہیں اور جو بڑے ہاسپٹلز ہیں، وہ بھی میڈیسن سے بھرے ہوئے ہیں، وہاں پر پیرا میڈیکل سٹاف موجود ہے، ڈاکٹرز موجود ہیں، سب کچھ موجود ہے اور ہم نے اپنا اختیار آج سے پہلے آپ نے دیکھا ہوگا، ان کو یاد ہے کہ مارشل لاء میں صرف اور صرف ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بنی ہوئی تھی، ان کو کہہ دیں کہ سننے کی ہمت پیدا کریں، چیخوں سے کچھ نہیں ہوتا ہے، آپ میں ہمت ہے تو بات کریں، آپ باہمت بیٹھ کر بات سن لیں، بھاگنے سے کچھ نہیں ہوتا ہے، آپ کے لیڈران بھی بھاگ چکے ہیں اس ملک سے، ان شاءاللہ آپ لوگوں کو بھی جس طرح 2013ء میں ہم نے آپ کو بھگایا ان شاءاللہ ایک بار پھر جو ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، شوکت بات کر لیں، شوکت اینڈ پھر کورم کاؤنٹ کریں، شوکت یوسفزئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: میڈم! ان کے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہے اور میں گیا ہوں اور ان کے ساتھ میں نے ایک گھنٹہ مذاکرات کئے ہیں۔

جناب شوکت یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ میڈم سپیکر! بہت شکریہ۔ افسوس ہوتا ہے کیونکہ ہمارے ٹیچرز آ کر باہر احتجاج کر رہے ہیں، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ میرے بھائی وہاں پہ جا کے ان سے ملتے، ان کی مشکلات کو جانتے، یہاں Properly بات کرتے، ہم بات کرنے کیلئے بھی اور سننے کیلئے بھی تیار ہیں۔ پہلے تو ایشو بتایا جائے نا، کسی کو ایشو کا پتہ ہی نہیں ہے کہ جی باہر احتجاج ہو رہا ہے اور یہاں آ

کے بائیکاٹ کر رہے ہیں، بھئی بائیکاٹ کرنے سے بہتر ہے کہ آپ یہاں آ کے بات کر لیں، ہم آپ کی بات سننے کیلئے تیار ہیں۔ میڈم سپیکر! 2015اور2016میں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Excuse me میاں جمشید صاحب! تاسو لږ دوئ پسې ورشئ، تاسو د ټولو خوښ یئ نو لږ ورشئ نو کیدې شي تا سره راشي جي۔

جناب شوکت یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): یہ جو16-2015کا جو بجٹ پیش ہوا ہے،16-2015میں جو بجٹ پیش ہوا ہے، اس بجٹ کے اندر وزیر خزانہ صاحب نے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ہم ان کے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔

جناب شوکت یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): آپ ان کے ساتھ زیادتی نہ کریں، وہ ہمارے بھی استاد ہیں، ٹیچرز ہیں، اساتذہ ہیں، ہم ان کی عزت کرتے ہیں، میرے خیال سے اس حکومت کو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Shaukat! what will we do?، Bell دغه کوؤ او دې دوران کښې دوئ راولو نو وائی چې کورم کمپلیټ نه دے، اوکے، سیکرټری صاحب Bell دغه کوئ And in the meanwhile جمشید صاحب تاسو واپس مه راځئ، تاسو هلته ورشئ او امتیاز صاحب! تاسو ورشئی ورپسې let us see counting اوکړئ، two of you we will count you.، کورم، او ته ورشه، Actually د جمشید صاحب خبره خلق منی کنه، کورم کښې We will write your name, okay, you just go there, please. د دوئ درې واړو نومونه پلیز اولیکئ بنه، دا نومونه د دوئ درې واړو چې ما اولیږل۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کاؤنٹ کر لیں پلیز ذرا، ہاں وہ ہمیں پتہ ہے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Bell ایک دفعہ پھر دوبارہ بجائیں، Bell, please ایک دفعہ دوبارہ ذرا بجا دیں، give some time, you know.

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

Madam Deputy Speaker: As the quorum is not complete, the meeting is postponed till tomorrow afternoon, thank you.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 20 ستمبر 2017 بعداز دوپہر کیلئے ملتوی ہو گیا)